بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (القرآن)

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

متکلم اسلام حضرت مولانا **محمد الیاس گھمن** حفظہ اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناشر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۝ (القرآن)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

مرتب

مناظر اسلام، وکیل احناف مولانا **محمد الیاس گھمن** دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ **حکیم محمد اختر** صاحب مدظلہم

قطب العصر مرشد العلماء حضرت اقدس پیر **سید محمد امین شاہ** صاحب مدظلہم

ناشر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ○

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

توحید باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہیں۔ کسی کے باپ ہیں نہ بیٹے، کائنات کا ہر ذرہ اُن کا محتاج ہے، وہ کسی کے محتاج نہیں اور کل جہان کے خالق و مالک ہیں۔

تقدیسِ ذات وصفاتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ جسم، اعضاءِ جسم (جیسے ید، وجہ، ساق، انگلیاں وغیرہ) اور لوازمِ جسم (جیسے کھانے، پینے، نیز اترنے، چڑھنے اور دوڑنے وغیرہ) سے بھی پاک ہیں۔ قرآن و حدیث میں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اعضاءِ جسم، لوازم جسم یا مخلوق کی صفات کی نسبت ہے، وہاں ظاہری معانی

بالاتفاق مراد نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تعبیرات ہیں۔ پھر سلف یعنی متقدمین کے نزدیک وہ صفات متشابہات میں سے ہیں۔ انکی حقیقت اور مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ جبکہ خلف یعنی متاخرین کے نزدیک ان کی حقیقت اور مراد درجہ ظن میں معلوم ہے۔ جیسے ید سے مراد قدرت اور اترنے سے مراد رحمت کا متوجہ ہونا۔

صدقِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا کلام سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے۔

کی طرف سے مبعوث ہو، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو اور اسکی تابعداری کرنا فرض ہو۔ ان صفات کے ساتھ انبیاء کے علاوہ کسی اور انسان کو ماننا، اگرچہ اس کے لیے نبی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے کفر ہے۔

نوٹ

نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لیے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔ نبوت وہبی چیز ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے عطا ہوتی ہے، اپنی محنت سے عبادت کر کے کوئی شخص نہ نبی بن سکتا ہے اور نہ ہی نبی کے مرتبہ اور مقام کو پہنچ سکتا ہے۔

عمومِ قدرتِ باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنے کیے ہوئے فیصلوں کے تبدیل فرمانے پر قادر ہیں اگرچہ وہ اپنے فیصلوں کو بدلتے نہیں۔

تقدیرِ باری تعالیٰ

اس عالم میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہوگا وہ سب کچھ ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ہر چیز کو پیدا فرماتے ہیں۔ تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے نہ کہ امرِ الٰہی کا۔

حقیقتِ نبوت

نبی اس انسان کو کہتے ہیں جو مبعوث من اللہ، معصوم عن الخطاء اور مفروض الاتباع ہو، یعنی وہ انسان جو اللہ تعالیٰ

صداقتِ نبوت

حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک جتنے نبی اور رسول آئے سارے برحق اور سچے ہیں۔

دوامِ نبوت

انبیاء کرام علیہم السّلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں نبی اور رسول تھے۔ البتہ اب باقی انبیاء علیہم السّلام کی شریعت منسوخ ہوچکی ہے اور قیامت تک کیلئے نجات کا مدار آنحضرت ﷺ کی شریعت پر ہے۔

ختمِ نبوت

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد عالمِ دنیا میں کسی بھی قسم کی جدید نبوت کے جاری رہنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور آمدِ مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے اور حضور اکرم ﷺ ہی کی شریعت کو نافذ فرمائیں گے اور حضرت مہدی حضورِ اکرم ﷺ کی امت میں پیدا ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف جہاد کریں گے اور حضرت عیسیٰ کی زندگی میں ہی وفات پائیں گے۔

فائدہ

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام و آمد مہدی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، اور حضرت مہدی کی تو پیدائش ہی امتی کی پیدائش ہوگی۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی مبارک قبروں میں اپنے دنیاوی جسموں کے ساتھ بتعلقِ روح بغیر مکلف ہونے

اور بغیر لوازمِ دنیا کے زندہ ہیں اور مختلف جہتوں کے اعتبار سے اس حیات کے مختلف نام ہیں۔ جیسے حیاتِ دنیوی، حیاتِ جسمانی، حیاتِ حقیقی، حیاتِ حسی، حیاتِ برزخی، حیاتِ روحانی۔

ملائکہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا فرمایا ہے یہ ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں اور نہ ہی عورت ہیں جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرمایا ہے ان کو سر انجام دیتے رہتے ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔

البتہ ان میں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل

اور عزرائیل علیہم السّلام مقرب اور مشہور ہیں۔

فائدہ

رسل بشر رسلِ ملائکہ سے افضل ہیں اور رسلِ ملائکہ باقی تمام فرشتوں اور انسانوں سے افضل ہیں، اور عام فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔

جنات

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو آگ سے پیدا فرمایا ہے جن کو جنات کہتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شریعت کے مکلّف ہیں اور مرنے کے بعد انسانوں کی طرح ان کو بھی عذاب وثواب ہوگا اور جنات میں کوئی نبی نہیں ہے

کتبِ سماویہ

جس زمانے میں جس نبی پر جو کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی وہ برحق اور سچی، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر توریٰت، حضرت داؤد علیہ السّلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا، البتہ اب باقی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں اور اب قیامت تک کے لیے کتب سماویہ میں سے واجب الاتباع اور نجات کا مدار صرف قرآن کریم ہے۔

صداقتِ قرآن

سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک قرآنِ کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک بھی لفظ کے انکار یا تحریف کا

عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

عذابِ قبر

موت کے بعد اس دنیا والی قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب اور اس کے بعد جسم یا ذراتِ جسم اور روح کو ثواب یا عذاب ہونا برحق ہے۔

آخرت

(الف) دنیا میں کیے ہوئے اچھے اور برے اعمال کی جزاء وسزا کے لیے تمام انسانوں کا میدانِ محشر میں جمع ہونا۔

(ب) اعمال کا حساب وکتاب ہونا

(ج) پلِ صراط سے گذرنا

(د) انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کا شفاعت کرنا

(ہ) نیک لوگوں کا جنت میں جانا اور برے لوگوں کا جہنم میں جانا

(و) اس کے بعد غیر متناہی زندگی کا شروع ہونا برحق ہے

عرضِ اعمال

حضور ﷺ پر روضہ مبارک میں امت کے اچھے اور برے اعمال اجمالی طور پر پیش ہوتے ہیں۔

سماعِ صلوٰۃ وسلام

آنحضرت ﷺ قبر مبارک کے پاس پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام کو بنفس نفیس سنتے اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ و

سلام کو فرشتے آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

فضیلت وزیارتِ روضہ اطہر

زمین کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کو مس کئے ہوئے ہے کائنات کے سب مقامات حتیٰ کہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔

فائدہ

روضہ اطہر کی زیارت کے وقت آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا روضہ اطہر کی زیارت کے آداب میں سے ہے۔ اور اسی حالت میں دعا مانگنا بہتر اور مستحب ہے۔

سفرِ مدینہ منورہ

سفرِ مدینہ منورہ کے وقت روضہ پاک، مسجد نبوی اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی نیت کرنا افضل اور باعث اجر وثواب ہے۔ البتہ خالص روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔

مسئلہ استشفاع

آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ حضرت! آپ میری مغفرت کی سفارش فرمائیں، جائز ہے۔

عظمتِ انبیاء علیہم السلام

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ مرتبہ اور مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں سے بعض بعض سے افضل ہیں اور حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

عظمتِ علوم نبوت

ہر نبی اپنے زمانے میں شریعت مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اور ہر نبی کو لوازم نبوت علوم بتمامہا عطا ہوتے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ چونکہ اوّلین و آخرین کے نبی ہیں اس لیے حضور اکرم ﷺ کو اوّلین و آخرین

کے اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا فرمائے گئے۔

صلوۃ وسلام

آنحضرت ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنا آپ ﷺ کا حق اور نہایت باعث اجر وثواب ہے اور کثرت کے ساتھ صلوۃ وسلام پڑھنا حضور ﷺ کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے الفاظ بھی آپ ﷺ سے منقول ہوں۔

فائدہ

زندگی میں ایک مرتبہ صلوۃ وسلام پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوۃ وسلام پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا

مستحب ہے۔

ذکرِ رسول ﷺ

وہ تمام حالات وواقعات جن کا آنحضرت ﷺ سے ذرا بھی تعلق ہے۔ ان کا ذکر کرنا نہایت پسندیدہ اور مستحب ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نیند

نیند کی حالت میں انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ اس لیے ان مبارک ہستیوں کا خواب میں دیکھنا بھی وحی کے حکم میں ہے۔ اور نیند کے باوجود ان حضرات کا وضو باقی رہتا ہے۔

حقیقتِ معجزہ

معجزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے معجزے کو شرک کہہ کر معجزے کا انکار کرنا یا معجزے سے دھوکہ کھا کر انبیاء علیہم السلام کے لیے مختارِ کل اور قادرِ مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنا دونوں غلط ہیں۔

معجزاتِ انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم السلام کے معجزات (مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت ﷺ کا حالت نماز میں پشت کی جانب سے سامنے کی طرح دیکھنا

وغیرہ) برحق ہیں۔

توہینِ رسالت

انبیاء علیہم میں سے کسی بھی نبی کی شان میں کسی بھی طرح کی گستاخی و بے ادبی کرنا یا گستاخی اور بے ادبی کو جائز سمجھنا کفر ہے، مثلاً آپ ﷺ کے لیے صرف اتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دینی ہے۔

توہینِ علمِ نبوت

اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے، یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم و فنون کے مقابلے میں گھٹیا سمجھنا، یا علمائے دین کی بوجہِ علم

دین تحقیر کرنا کفر ہے۔

مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم

انبیاء علیہم السّلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ بترتیب ذیل

۱۔ خلفاء راشدین علی ترتیب الخلافۃ

۲۔ عشرہ مبشرہ

۳۔ اصحابِ بدر

۴۔ اصحابِ بیعتِ رضوان

۵۔ شرکاء فتح مکہ

۶۔ وہ صحابہ کرامؓ جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے اور قرآن کریم میں اہل

ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے۔ ان کا اولین اوراعلیٰ ترین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

معیارِحق وصداقت

پوری امت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ معیارِ حق و صداقت ہیں۔ یعنی جو عقائد اور مسائل صحابہ رضی اللہ عنہ کے عقائداور مسائل کے مطابق ہوں، وہ حق ہیں اور جو ان کے مطابق نہ ہوں، وہ باطل اور گمراہی ہیں۔

حبِ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم، دونوں سے بُغض یا ان

دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی علامت وگمراہی ہے۔

عفتِ امہاتُ المومنین

حضور ﷺ کے اہل بیت، جن کا اولین مصداق امہات المومنین رضی اللہ عنہن ہیں، کو پاکدامن اور صاحب ایمان ماننا ضروری ہے۔

خلافتِ راشدہ موعودہ

آیتِ استخلاف میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی لہذا دورِ خلافتِ راشدہ سے مراد خلفاء

اربعہ (چار خلفاء) رضی اللہ عنہم کا دور ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافتِ عادلہ ہے۔

مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں حق حضرت علی رضی اللہ کی جانب تھا اور ان کے مخالف خطا پر تھے، لیکن یہ خطا، خطا عنادی نہ تھی بلکہ خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر طعن اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت واجب ہے، اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

حق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکو

مت نہ خلافت راشدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ، اور یزید کے عملی فسق سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔

ثواب وگناہ

نیکی کا کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کا ذریعہ تب بنتا ہے جب وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ رضی اللہ عنہم کے موافق ہو ورنہ بدعت اور گناہ ہے۔

ولایت

ولایت کسبی چیز ہے، کوئی بھی انسان عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کا ولی بن سکتا ہے۔ اور ولایت کا مدار کشف والہام پر نہیں بلکہ تقوی اور اتباعِ سنت پر ہے۔

کراماتِ اولیاء

اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں اور کرامت چونکہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں ولی کے اپنے اختیار کو دخل نہیں ہوتا، اس لیے کرامت کو شرک کہہ کر اسکا انکار کرنا یا کرامت سے دھوکہ کھا کر اولیاء اللہ کے لیے اختیارات کا عقیدہ رکھنا، دونوں غلط ہیں۔ غیر متقی سے خرق عادت امور کا صدور استدراج ہے نہ کہ کرامت۔

مسئلہ توسّل

دعاء میں انبیاء علیہم السّلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے

اللہ! فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلہ سے میری دعا قبول فرما) جائز ہے۔ کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ توسّل درحقیقت ان کے اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ ہے، اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے

معیارِ حق وباطل

رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے شروع ہوکر پوری امت میں تسلسل کے ساتھ چلنے والا عقیدہ اور عمل حق ہے، اور جس عقیدہ اور عمل کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے نہ جڑتا ہو وہ باطل ہے

حفاظتِ دین کا مدار

دین کی حفاظت کا مدار تین چیزوں (قرآن، سنت اور فقہ) پر ہے۔ البتہ کتاب وسنت کی تشریح اور تحقیق کا حق صرف مجتہدین کو ہے۔

اصولِ اربعہ

دین اسلام کے اعمال واحکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصولوں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے۔ اوران اصولِ اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقہ ہے، جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔

اجتہاد و تقلید

اکمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل یعنی تقلید ہے۔ پس مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے۔ جس کا انکار کفر ہے۔ البتہ متعین چار ائمہ (امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک، امام محمد بن ادریس شافعی، اور امام احمد بن حنبل) رحمہم اللہ کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔

چونکہ حق اہل السنۃ والجماعۃ کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بند ہے۔ اس لیے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں

سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

نوٹ

ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔

اعتقادی واجتہادی اختلاف

اعتقادی اختلاف امت کے لیے زحمت ہے جبکہ مجتہدین کا اختلاف امت کے لیے رحمت ہے اور مقلدین ومجتہدین دونوں کے لیے باعثِ اجر وثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دو اجر ہیں۔ اور غلط اجتہاد پر ایک اجر، بشرطیکہ اجتہاد کنندہ میں اجتہاد کرنے کی اہلیت ہو۔

تصوف

روحانی بیماریوں کی تشخیص اوران کے علاج کا نام تصوف ہے، جس کو قرآن کریم میں تزکیہ نفس اور حدیث میں لفظ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بیعت

عقائد اور اخلاق و اعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لیے صحیح العقیدہ، سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب، مجاز بیعت، شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ

اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے دشمنانِ دین سے اللہ کی رضا کی

خاطر مسلح جنگ کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے

جو کہ شعائرِ اسلام، مسلمانوں کے ایمان، مال اور جان کی حفاظت، اسلام کی شان و شوکت، نفاذِ دین کا سب سے مؤثر، بڑا ذریعہ اور اعمال شریعت میں سے سب سے افضل عمل ہے۔

حامداً و مصلیاً۔ رسالہ ہذا میں مندرج عقائد اہل سنت والجماعت
کے عقائد ہیں ہمارے اکابر حضرات علمائے دیوبند نور اللہ مرقدہم
سب انہی کے قائل تھے — فقط

① [illegible] عبد الستار عفی عنہ

② [illegible]

حضرت مولانا
ارشاد احمد صاحب

مدیر دار العلوم عید گاہ کبیر والا

مندرجہ بالا عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کے متفقہ عقائد ہیں ان کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے۔

علماء کرام نے منکرین حدیث کی تکفیر کی ہے

احقر [illegible]
۱۶/ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ

۱۷/ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ

۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ

[illegible] عفی عنہ

رسالہ عقائد اہل السنت والجماعت میں درج شدہ عقائد
وہی کل اہل حق کا عقیدہ ہے۔ اللہ کریم قبولیت
سے نوازدے آمین

خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ لاہور

احقر محمد عبدالحق غفرلہ
خادم جامعہ حنفیہ تعلیم
القرآن [illegible]
تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
۱۹ ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ

حامداً و مصلیاً
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الجواب درست
محمد [illegible]
۸ ذوالقعدہ ۱۴۲۶ھ
۲۲
[illegible]

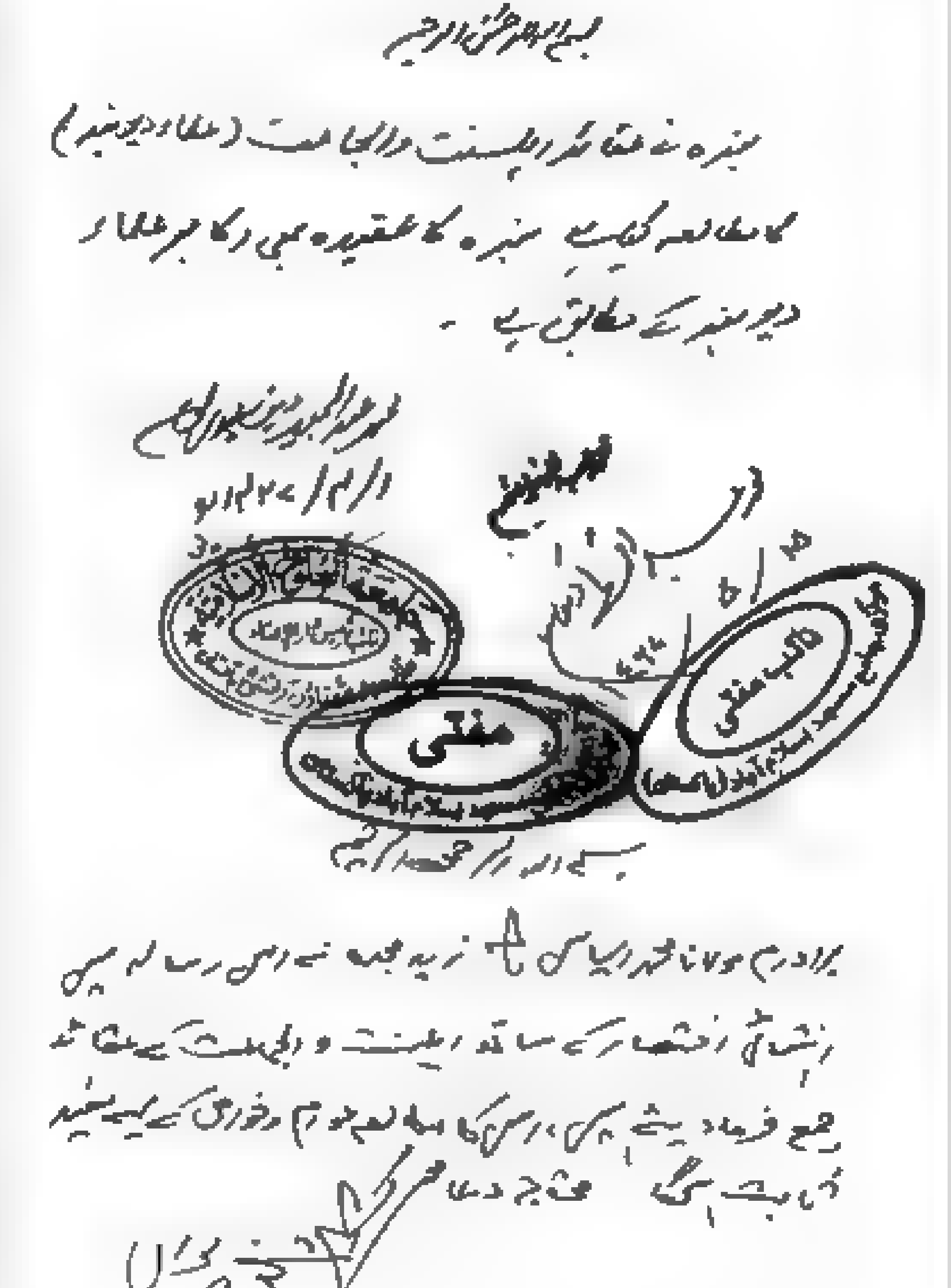

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبشرہ نے عقائد اہلسنت والجماعت (علماء دیوبند) کا مطالعہ کیا ہے مبشرہ کا عقیدہ بھی وہی ہے جو علماء دیوبند کے مطابق ہے۔

محمد عبدالمجید

۱۰/۱/۱۴۲۷ھ

مفتی

نائب مفتی

۲۴/۵/۱۴۲۶ھ

برادرم مولانا محمد الیاس گھمن نے اس رسالہ میں ذوق و شوق کے ساتھ اہلسنت والجماعت کے عقائد جمع فرما دیئے ہیں، اس کا مطالعہ عوام و خواص کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ محتاج دعا

رسالہ عقائد اہل السنت والجماعت (علماء دیوبند)
مرتبہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب زید مجدہ میں درج شدہ
تمام عقائد جمہور علماء اہل السنت والجماعت کے عقائد ہیں
اور بندہ بھی ان تمام عقائد سے متفق ہے

21-05-2006

احقر محمد ولی درویش عفی عنہ

تصحیح:

مفتی محمد معروف ۱۳/۶/۲۰۰۶
دار العلوم اسلامیہ عربیہ
شیر گڑھ مردان

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ رسالہ عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے متعلق احقر نے بعض مقامات سے دیکھا صحیح مواد جمع کر دیا گیا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مصنف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت اور عوام الناس میں تلقی بالقبول عطا فرمائیں

(حضرت مولانا) ظہور احمد علوی مہتمم جامعہ محمدیہ ... اسلام آباد

الجواب صحیح
عاشق الٰہی بلند شہری
۱۸-۵-۱۳۹۶ھ
مدرس مدرسہ [illegible] مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

حامداً و مصلیاً۔ رسالہ ھذا (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب گھمن مدظلہ) میں مندرج عقائد اہلسنت والجماعت کے عقائد ہیں۔
عبدالرشید
۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

الحمد للہ
احقر نے اس کتاب کو جگہ جگہ سے پڑھا ہے مسلک کی بہت خوبی سے ترجمانی
[illegible]
۲۶ ربیع الاول
۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب جو اس میں درج عقائد اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے ہیں۔ بندہ کو ان سے مکمل اتفاق ہے ایسے عقائد کے خلاف [illegible] دیوبندی تسلیم نہیں کرتا۔

والسلام

[illegible]

خادم [illegible]

3-6-2006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم میں مندرج شدہ تمام عقائد اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبند کے ہیں۔ احقر کو ان سے مکمل اتفاق ہے ایسے عقائد کے مخالف کو احقر سنی حنفی دیوبندی نہیں تسلیم کرتا۔

احقر [illegible]

خادم [illegible]

٨ جمادی الاول ١٤٢٧ھ

٥ جون ٢٠٠٦ء

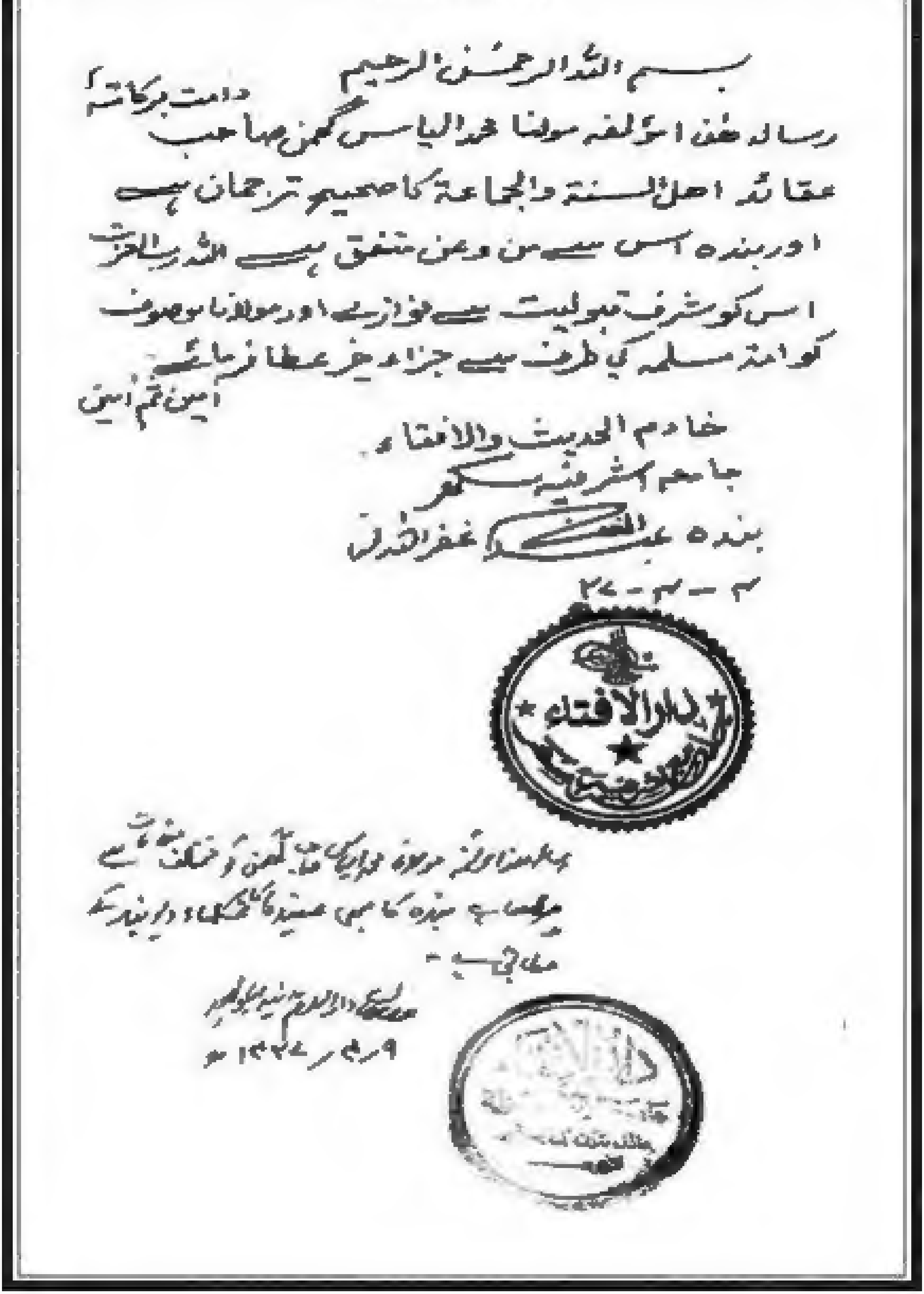

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ ھذا مؤلفہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم
عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کا صحیح ترجمان ہے
اور بندہ اس سے من وعن متفق ہے اللہ رب العزت
اس کو شرف قبولیت سے نوازے اور مولانا موصوف
کو امت مسلمہ کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے
آمین ثم آمین

خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ سکھر
بندہ عبد[illegible] غفر لہ
۳-۳-۲۷

یہ رسالہ [illegible] مرتبہ مولانا محمد الیاس گھمن [illegible] نظر سے گزرا
بہت عمدہ ہے بندہ کا بھی عقیدہ ہے اکابر دیوبند کا
مسلک ہے۔

[illegible] دار العلوم دیوبند
۹/۳/۱۴۲۷ھ

رسالہ عقائد اھل السنت والجماعت مؤلفہ مولانا محمد الیاس گھمن زیدمجدہ میں مندرجہ تمام عقائد اھل السنت والجماعت کے اتفاقی عقائد ہیں اور بندہ بھی یہ تمام عقائد ہی رکھتا ہے۔

۱۲/۶/۲۰۰۶

غفر اللہ الرحمن و رحمہ

PH: 0945-885828

مولانا ضیاء الحق صاحب
مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ تتاشیہ
میدان بانڈی دیر پائین

محمد اسماعیل

مفتی محمد اسماعیل صاحب
مہتمم جامعہ دار العلوم زکریہ
براول بانڈی ضلع دیر بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ عقائد اہل السنت والجماعت مؤلفہ مولانا محمد الیاس گھمن سلمہ میں درج شدہ عقائد جمہور اہل السنت والجماعت کے عقائد ہیں اور بندہ بھی ان سے مکمل اتفاق کرتا ہے ۔

جامعہ اسلامیہ باب العلوم
کہروڑ پکا ضلع لودھراں

اغراض و مقاصد

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

- قرآن و سنت کی فکر [illegible] کے مطابق [illegible] کی تعلیمات عام کرنا
- اہل السنت والجماعت کے عقائد و مسائل کی اشاعت کرنا
- امت مسلمہ سے فرقہ واریت کو ختم کر کے [illegible] اتحاد کے لیے [illegible] ادا کرنا
- [illegible] ادا کرنا
- پاکستان [illegible]

[illegible]

قافلہ حق

[illegible]

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 048-3881487

0302-8156947

[illegible]